

# صمود فلوٹیلہ - کیا اسرائیل نیٹو کے ساتھ تصادم کرے گا؟

عالمی صمود فلوٹیلہ - ایک بے مثال بین الاقوامی قافلہ جو اسرائیل کی غزہ پر 17 سالہ ناکہ بندی توڑنے کا مقصد رکھتا ہے۔ اب اپنی منزل سے 400 ناٹیکل میل سے کم فاصلے پر ہے۔ متعدد قومی پرچموں کے نیچے سفر کرتے ہوئے، یہ چالیس سے زائد ممالک سے مسافروں کو لے جا رہا ہے: فلسطینی جیسے کہ یورپی پارلیمنٹ کی رکن ریمہ حسان، یورپی پارلیمنٹ کے ارکان بشمول انالیزا کوراڈو، سینڈیٹا سکوڈیری، ایما فورو، اور لن بولن، بارسلونا کی سابقہ میئر ایڈا کولاؤ، ماحولیاتی کارکن گریٹا تھنبرگ، کئی موجودہ اور سابقہ سیاستدان، اور یہاں تک کہ امریکی فوجی سابقہ فوجی بھی۔ ان میں سابقہ لیبیائی وزیراعظم عمر الحاسی بھی شامل ہیں، جو لیبیائی جہاز عمر المختار پر سوار ہیں۔ ان کی شرکت انہیں سب سے اعلیٰ عہدے دار بناتی ہے جو جسمانی طور پر موجود ہے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ یہ مشن کوئی معمولی اشارہ نہیں بلکہ ایک سنجیدہ سیاسی عمل ہے۔

فلوٹیلہ کو یونان، سپین، اٹلی اور ترکی کے نیٹو بحری جہازوں کی حفاظت حاصل ہے۔ اٹلی اور سپین نے حفاظتی امدادی پوزیشنوں کے لیے جہاز مختص کیے ہیں، جبکہ یونان نے اپنے پانیوں میں محفوظ راستہ کی ضمانت دی ہے اور اسرائیل کو جہاز پر یونانی شہریوں کی موجودگی سے آگاہ کیا ہے۔ قافلہ کریٹ کے قریب ڈرونز کے ذریعے ہراسانی کا سامنا کر چکا ہے، جہاں غیر مسلح کشتیوں کے خلاف سن کرنے والے اور جلن پیدا کرنے والے آلات استعمال کیے گئے۔ ان خطرات کے باوجود، فلوٹیلہ آگے بڑھ رہی ہے۔ نہ صرف اسرائیل کی ناکہ بندی بلکہ بین الاقوامی قانون کی ساکھ کو بھی آزماتی ہوئی۔

## انسانی ہمدردی کے قافلے سے سیاسی امتحان تک

فلسطینیوں کے لیے، فلوٹیلہ ایک لائف لائن ہے۔ اکتوبر 2023 سے اب تک 64,000 سے زائد افراد کی ہلاکت اور غزہ کو جان بوجھ کر قحط کے حالات سے دوچار کرنے کے ساتھ، فلوٹیلہ کے ذریعے لائی جانے والی خوراک، ادویات اور سامان کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن یہ ایک سیاسی چیلنج بھی ہے۔ قانون سازوں، میٹروں، ایک سابقہ وزیراعظم، اور عالمی سطح پر تسلیم شدہ کارکنوں کو اکٹھا کر کے، فلوٹیلہ اس بات پر زور دیتی ہے کہ غزہ کی ناکہ بندی صرف ایک انسانی بحران نہیں بلکہ خود قانون کا امتحان ہے۔

پچھلے سفر۔ ماویٰ مرمرہ، مدین، اور ہندلہ۔ نے اسرائیل کی نفاذ کی وحشیانہ نوعیت اور اس کے ذریعے توڑے جانے والے قانونی ڈھانچوں کو ظاہر کیا۔ ان کے سبق اب اس بات کی تشکیل کر رہے ہیں کہ دنیا کو صمود کے سفر کو کس طرح دیکھنا چاہیے۔

## ماویٰ مرمرہ: سمندر میں بلا سزا قتل

31 مئی 2010 کو، اسرائیلی کمانڈوز نے ماویٰ مرمرہ پر دھاوا بولا، جو کہ ترکی کا ایک جہاز تھا جو غزہ کے لیے پہلی فریڈم فلوٹیلا کی قیادت کر رہا تھا۔ یہ چڑھائی بین الاقوامی پانیوں میں ہوئی اور اس کے نتیجے میں 10 شہریوں کی موت اور درجنوں زخمی ہوئے۔

### قانونی تجزیہ

- بین الاقوامی پانیوں میں طاقت کا استعمال: اقوام متحدہ کے قانون سمندر کی کنونشن (UNCLOS) کے تحت، کھلا سمندر کسی ایک ریاست کی نفاذی دائرہ اختیار کے تابع نہیں ہوتا، سوائے سخت متعین حالات کے (مثلاً، سمندری ڈاکو، غلاموں کی تجارت)۔ ایک انسانی ہمدردی کے جہاز پر شہریوں پر چڑھائی اور قتل کسی قانونی استثناء کے تحت نہیں آتا۔
- تناسب اور ضرورت: اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کونسل نے اس چھاپے کو غیر قانونی اور غیر متناسب قرار دیا۔ لاطھیوں اور باورچی خانے کے اوزاروں سے لیس شہریوں نے کمانڈو کے مہلک حملوں کو جواز نہیں بخشا۔
- جوابدہی کا فقدان: عالمی مذمت کے باوجود، کوئی اسرائیلی عہدیدار پر مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ اس نے عدم سزا کو مضبوط کیا، یہ سکھاتے ہوئے کہ سمندر میں تشدد برداشت کیا جائے گا۔

ماویٰ مرمرہ نے یہ سابقہ قائم کیا کہ اسرائیل بین الاقوامی پانیوں میں شہری جہازوں پر مہلک طاقت کے ساتھ حملہ کر سکتا ہے اور نتائج سے بچ سکتا ہے۔

## مدین: سمندری ڈاکو، دہشت گردی، اور یرغمال بنانا

9 جون 2025 کو، مدین، ایک برطانوی پرچم کے تحت انسانی ہمدردی کا جہاز، غزہ سے 160 ناٹیکل میل دور جب اسرائیلی افواج نے اسے روکا۔ مسافروں میں گریٹا تھنبرگ اور یورپی پارلیمنٹ کی رکن ریمہ حسان شامل تھیں۔ عملے نے الیکٹرانک خلل، جلن پیدا کرنے والے اسپرے، زبردستی چڑھائی، اور حراست کی اطلاع دی۔

### قانونی تجزیہ

- سمندری ڈاکو (UNCLOS کا آرٹیکل 101): بین الاقوامی پانیوں میں غیر مسلح شہری جہاز پر ریاستی جہازوں کا حملہ جب سیاسی مقاصد کے لیے کیا جائے تو سمندری ڈاکو سمجھا جاتا ہے، کیونکہ مدللین دشمنی میں ملوث نہیں تھا۔
- ریاستی دہشت گردی: بین الاقوامی کارکنوں کی پر تشدد گرفتاری اور یرغمال بنانا مستقبل کے انسانی ہمدردی کے قافلوں کو ڈرانے کے لیے تھا۔ جو دہشت گردی کی ایک کلاسیکی خصوصیت ہے۔
- یرغمال بنانا (1979 کی یرغمال کنونشن): مسافروں کی حراست، بشمول ایک منتخب پارلیمنٹیرین، یرغمال بنانے کی تعریف کے مطابق ہے: افراد کو پکڑنا تاکہ ریاستیں یا تنظیمیں سیاسی عمل کرنے یا نہ کرنے پر مجبور ہوں۔
- پرچم ریاست کی ذمہ داری: برطانوی پرچم کے تحت جہاز ہونے کے ناطے، برطانیہ کی براہ راست ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے جہاز کی حفاظت کرے اور معاوضہ مانگے۔ لیکن اس نے کوئی عمل نہیں کیا۔
- مدللین نے اسرائیل کی اس خواہش کو ظاہر کیا کہ وہ دن دہاڑے نمایاں شہریوں کے خلاف سمندری ڈاکو اور یرغمال بنانے کے عمل کو انجام دے۔

## ہندلہ: انسانی ہمدردی کی امداد کا اغوا

26 جولائی 2025 کو، ہندلہ، جو ایک درجن سے زائد ممالک سے کارکنوں اور امداد لے جا رہا تھا، غزہ سے 40 ناٹیکل میل دور روکا گیا۔ اسرائیل نے جہاز پر چڑھائی کی، اسے ضبط کیا، عملے کو حراست میں لیا، اور امداد کو ضبط کر لیا۔

### قانونی تجزیہ

- سمندری ڈاکو: مدللین کی طرح، ہندلہ ایک شہری جہاز تھا جو بین الاقوامی پانیوں میں تھا۔ ریاستی جنگی جہاز کے ذریعے زبردستی ضبطی، بغیر قانونی جواز کے، سمندری ڈاکو کی تعریف پر پورا اترتی ہے۔
- عالمی عدالت انصاف (ICJ) کے عبوری اقدامات کی خلاف ورزی: عالمی عدالت انصاف نے اسرائیل کو غزہ میں انسانی ہمدردی کی امداد کی اجازت دینے کا حکم دیا تھا۔ ہندلہ کی ضبطی اس پابند حکم کی براہ راست خلاف ورزی تھی۔
- بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال: انسانی ہمدردی کی سپلائی کو روک کر، اسرائیل کی کارروائیوں نے ناکہ بندی کو شہریوں کو بھوکا رکھنے کے ایک ذریعے کے طور پر مضبوط کیا۔ جو روم کے قانون کے تحت جنگی جرم ہے۔

ہندلہ نے دکھایا کہ ناکہ بندی کا نفاذ کوئی دفاعی اقدام نہیں بلکہ انسانی ہمدردی کے اقدامات کے خلاف ایک جارحانہ دہشت گردی کا عمل تھا۔

## سمندر میں تناؤ اور دفاعی پوزیشنز

یہ سابقہ۔ ماوی مرمرہ، مدین، اور ہندلہ۔ غیر قانونی طاقت کے استعمال کا ایک نمونہ ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم، صمود فلوٹیلہ کو نیٹو کے بحری جہازوں کی حفاظت حاصل ہے۔

رپورٹس کے مطابق، مستقل احکامات اسکا رٹس کو فائر کھولنے یا جوابی کارروائی کرنے سے منع کرتے ہیں۔ تاہم، انہیں فلوٹیلہ کی حفاظت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ عملی طور پر، اس کا مطلب ہے ایک حفاظتی پوزیشن اپنانا۔ جنگی جہازوں کو اسرائیلی حملہ آوروں اور شہری کشتیوں کے درمیان رکھنا۔

اگر اسرائیل فائر کھولتا ہے تو، خودداری کے مستقل احکامات خود بخود منسوخ ہو جاتے ہیں۔ ایک بحری کمانڈر کے پاس اپنے جہاز اور عملے کی حفاظت کا حق اور فرض دونوں ہیں۔ یہ فرض درج ذیل پر مبنی ہے:

- اقوام متحدہ کے چارٹر کا آرٹیکل 51 (خود دفاعی کا فطری حق)،
- UNCLOS (سمندر میں غیر قانونی طاقت کے استعمال کے خلاف قانونی دفاع)،
- روایتی بحری قانون (سمندر میں طویل عرصے سے تسلیم شدہ متناسب دفاع)،
- بحری مصروفیات کے قواعد (فوجی کوڈز جو کمانڈروں سے عملے اور جہاز کی حفاظت کا تقاضا کرتے ہیں)۔

یو ایس ایس وینسنس کا سابقہ اس اصول کی طاقت کو واضح کرتا ہے۔ جولائی 1988 میں، جہاز نے غلطی سے ایران ایئر فلائٹ 655 کو مار گرایا، جس سے 290 شہری ہلاک ہوئے، جب اسے غلطی سے ایک دشمن طیارہ سمجھا گیا۔ کمانڈر کو سزا نہیں دی گئی۔ استدلال سادہ تھا: کپتان کا فطری فرض اپنے جہاز اور عملے کی حفاظت کرنا سب سے اہم ہے، چاہے یہ ٹراژڈک غلطی ہو۔ یہاں پر اطلاق کیا جائے تو، اگر اسرائیلی فائر نیٹو کے اسکا رٹ کو نشانہ بناتا ہے، تو کمانڈر قانونی طور پر خود دفاعی رد عمل دینے کے پابند ہوں گے۔

ابتدائی حملے کو پسپا کرنے کے بعد، کپتانوں کو اپنے ہیڈ کوارٹرز کو مطلع کرنا ہوگا، جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو آرٹیکل 51 کے تحت رپورٹ کریں گے۔ ریاستیں پھر نیٹو آرٹیکل 5 کا سہارا لے سکتی ہیں، جو اتحادی سطح پر اجتماعی دفاع کے بارے میں مشاورت کو متحرک کرتا ہے۔

## غزہ کے پانی اور ناکہ بندی کی غیر قانونی حیثیت

ننازعہ کا مرکز غزہ کے سمندری علاقے کی حیثیت ہے۔ اسرائیل خود غزہ کو خود مختار علاقہ کے طور پر دعویٰ نہیں کرتا۔ 2005 میں اس نے اپنے آبادکاروں اور مستقل زمینی افواج کو واپس بلایا اور غزہ کو اسرائیلی ساحلی علاقوں کی طرح انتظام نہیں کرتا۔ بین الاقوامی قانون کے منطق کے مطابق، یہ دعوے کا فقدان ملحقہ سمندر کو فلسطینی پانی بناتا ہے۔

اقوام متحدہ کے قانون سمندر کی کنونشن (UNCLOS) کے تحت، ایک ساحلی ہستی کو 12 ناٹیکل میل کا علاقائی سمندر اور 200 ناٹیکل میل کی خصوصی اقتصادی زون (EEZ) کا حق حاصل ہے، جو جغرافیہ کے تابع ہے۔ غزہ، جو 140 سے زائد اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی طرف سے تسلیم شدہ مقبوضہ فلسطینی علاقے کا حصہ ہے، اس طرح سمندری زون کا قانونی حق رکھتا ہے۔ علاقائی سمندر کے اندر، فلسطینی خود مختاری کا اطلاق ہونا چاہیے؛ اس کے علاوہ، EEZ وسائل پر خصوصی حقوق دیتا ہے، جبکہ اس سے باہر کھلا سمندر نیوگیٹیشن کی آزادی سے چلتا ہے۔

اسرائیل کی نفاذی کارروائیاں اس لیے ان پانیوں میں ہوتی ہیں جو یا تو ہیں:

- فلسطینی علاقائی پانی، جہاں صرف فلسطین کو نفاذ کا حق ہے؛ یا
- کھلا سمندر، جہاں کوئی ریاست نیوگیٹیشن میں مداخلت نہیں کر سکتی، سوائے سخت متعین استثناء کے جیسے کہ سمندری ڈاکو یا غلاموں کی تجارت۔

ان زونز میں جہازوں کی ضبطی کے ذریعے، اسرائیل سمندروں کی آزادی کے بنیادی اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

## سان ریمو کے تحت ناکہ بندی اور جواز کا مسئلہ

اسرائیل اپنی کارروائیوں کو سان ریمو مینوئل برائے بین الاقوامی قانون جو سمندر میں مسلح تنازعات پر لاگو ہوتا ہے (1994) کے تحت ناکہ بندی کے قانون کا حوالہ دے کر جواز پیش کرتا ہے۔ لیکن سان ریمو کے قواعد اسرائیل کی پوزیشن کے خلاف کئی طریقوں سے کاٹتے ہیں:

- ناکہ بندی کا انحصار قابل تصدیق فوجی ضرورت پر ہونا چاہیے اور اسے شہریوں کو بھوکا رکھنے یا ان سے ضروری اشیاء کی محرومی کے مقصد سے نافذ نہیں کیا جاسکتا۔
- ناکہ بندی انسانی ہمدردی کی امداد کے گزرنے کو روک نہیں سکتی، خاص طور پر جب شہری محرومی کا شکار ہوں۔
- کسی بھی روک تھام کو اس ثبوت سے تعاون حاصل ہونا چاہیے کہ ہدف بنایا گیا جہاز خطرہ پیش کرتا ہے۔

اسرائیل ان معیارات پر پورا نہیں اترتا۔ مدلیں نے کارکنوں اور انسانی ہمدردی کی سپلائی لے جا رہی تھی، بشمول بچوں کا دودھ اور طبی امداد۔ ہندلہ نے ایسی آبادی کے لیے خوراک اور ادویات لے جا رہی تھی جو پہلے ہی قحط کے حالات میں تھی۔ اسرائیل نے کسی بھی موقع پر قابل تصدیق ثبوت پیش نہیں کیا کہ کوئی بھی جہاز سیکورٹی خطرہ تھا۔ جب تک کہ کوئی بچوں کے دودھ کو مضحکہ خیز طور پر ہتھیار نہ سمجھے، اسرائیل کی نفاذی کارروائیاں واضح طور پر غیر قانونی تھیں۔

## قانونی مضمرات

قانونی فوجی ضرورت قائم کرنے میں ناکامی کی وجہ سے، اسرائیل کی ناکہ بندی کو سان ریمو کے تحت قانونی نہیں سمجھا جاسکتا۔ اور چونکہ ناکہ بندی عملی طور پر قحط، محرومی اور بلا امتیاز تکلیف پیدا کرتی ہے، یہ اجتماعی سزا کے مترادف ہے، جو چوتھے جنیوا کنونشن کے تحت ممنوع ہے اور متعدد اقوام متحدہ کی رپورٹوں میں مذمت کی گئی ہے۔

لہذا، بین الاقوامی بحری قانون کے نقطہ نظر سے:

- غزہ کے علاقائی پانی اور EEZ فلسطینی پانی ہیں UNCLOS کے تحت۔
- اس کے علاوہ کھلا سمندر ہے، جہاں نیویگیشن کی آزادی کا اطلاق ہوتا ہے۔
- اسرائیل کی طرف سے مدلیں اور ہندلہ جیسے انسانی ہمدردی کے جہازوں کی ضبطی کو سان ریمو، UNCLOS، یا انسانی ہمدردی کے قانون کے تحت قانونی طور پر جواز نہیں دیا جاسکتا۔

## نیٹو کی اجتماعی دفاعی مشکل

اسرائیل کا نیٹو کے جنگی جہازوں پر حملہ اتحاد کی تاریخ کا سب سے سنگین امتحان پیدا کرے گا۔ آرٹیکل 5 اعلان کرتا ہے کہ ایک رکن پر حملہ سب پر حملہ ہے۔

- جنوبی یورپی اتحادی (اطلی، سپین، یونان، ترکی) ممکنہ طور پر سخت رد عمل کے لیے دباؤ ڈالیں گے، ان کے جہازوں کی قربت اور ان کے ملکی سیاسی مناظر کو مد نظر رکھتے ہوئے۔
- امریکہ، برطانیہ، اور جرمنی، تاہم، اسرائیل کے ساتھ براہ راست تصادم کے خلاف مزاحمت کر سکتے ہیں، ان کے گہرے فوجی اور سیاسی تعلقات کو دیکھتے ہوئے۔ وہ شرکت سے گریز کر سکتے ہیں جبکہ دوسروں کو عمل کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

لیکن گریز کرنا اسرائیل کی طرفداری کے مترادف نہیں ہے۔ نیٹو مختلف شراکتوں کی اجازت دیتا ہے: ارکان اپنے رد عمل کی شکل منتخب کر سکتے ہیں، لیکن وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ ایک مسلح حملہ ہوا ہے۔ مکمل طور پر عمل کرنے سے انکار۔ یا بدتر، اتحادی شراکت داروں کے خلاف اسرائیل کی طرف کھلم کھلا طرفداری۔ نیٹو کی ساکھ کو تباہ کر دے گا۔

ایسی تقسیم دشمنوں کو حوصلہ دے گی۔ روس اس سابقے کا فائدہ اٹھائے گا، اسے مشرقی یورپ میں نیٹو کے عزم کو جانچنے کے لیے استعمال کرے گا۔ چین اس دراز کو اس ثبوت کے طور پر نوٹ کرے گا کہ مغربی اتحاد سیاسی طور پر حساس جارحوں کے خلاف اجتماعی دفاع نافذ نہیں کر سکتے۔ وہ ہم آہنگی جو یورپ اور ایشیا میں جنگ کو روکتی ہے کمزور ہو جائے گی۔

مختصراً: اگر نیٹو اپنے ارکان کو اسرائیلی جارحیت سے بچانے میں ناکام رہتا ہے، تو یہ ماسکو اور بیجنگ کے خلاف اپنی اپنی روک تھام کو کمزور کرتا ہے۔

## اسٹریٹجک اور سیاسی اثرات

اسرائیل کے لیے، تناؤ کا بڑھنا تباہ کن تنہائی کا خطرہ رکھتا ہے۔ سابقہ وزیراعظم، موجودہ قانون سازوں، اور عالمی شہرت یافتہ کارکنوں کو لے جانے والے جہازوں پر حملہ خود دفاعی دعووں کو چکنا چور کر دے گا۔ یہ ناکہ بندی کو اجتماعی سزا کے طور پر بے نقاب کرے گا۔

فلوٹیلہ کے لیے، خود روک ٹوک ایک کامیابی ہے: یہ اسرائیل کی غیر قانونی حیثیت کو دستاویزی بناتی ہے، عالمی غم و غصہ کو متحرک کرتی ہے، اور فلسطینی صمود۔ استقامت کو مضبوط کرتی ہے۔ جہاز پر اعلیٰ درجے کے سیاستدانوں اور نمایاں شخصیات کے ساتھ، جارحیت عالمی سطح پر گونجتی ہے۔

## نتیجہ

عالمی صمود فلوٹیلہ امداد کی ترسیل سے زیادہ ہے۔ یہ ایک امتحان ہے کہ کیا بین الاقوامی قانون کا اطلاق ہوتا ہے جب فلسطینی متاثرین ہوں۔

- ماوی مرمہ نے دکھایا کہ بین الاقوامی پانیوں میں شہریوں کو بغیر جوابدہی کے قتل کیا جاسکتا ہے۔
- مدین اور ہندلہ نے دکھایا کہ اسرائیل نے سمندری ڈاکو، یرغمال بنانے، اور عالمی عدالت انصاف کو چیلنج کر کے قحط نافذ کیا۔

• یو ایس ایس وِ سنس نے دکھایا کہ بحری کمانڈر قانونی طور پر اپنے جہاز اور عملے کی حفاظت کے پابند ہیں، چاہے اس کی ٹراژڈک قیمت ہو۔

نناؤ کی زنجیر پیش گوئی کے قابل ہے: حفاظتی پوزیشن، حملہ، UNCLOS، روایتی قانون، اور آرٹیکل 51 کے تحت فوری خود دفاعی، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو رپورٹ، نیٹو آرٹیکل 5 کا ممکنہ سہارا۔

جو غیر متوقع ہے وہ یہ ہے کہ کیا نیٹو اور عالمی برادری اپنے قوانین پر قائم رہیں گے، یا ایک بار پھر عدم سزا آزادانہ طور پر سفر کرے گی۔ جہاز پر اور غزہ میں فلسطینیوں کے لیے، یہ کوئی نظریہ نہیں۔ یہ زندگی یا موت کا معاملہ ہے۔